خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ادارہ طباعت

خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب
محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

نام کتاب : خطباتِ امینؒ

صاحب خطبات : وکیل اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

مرتب : محمد ظفر اقبال

طبع اول : اکتوبر ۲۰۰۲ء

تعداد : ۱۱۰۰

کمپوزنگ : مولانا محمد مامون الحق، جمشید روڈ نمبر ۱

ناشر : مکتبۃ الحبیب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

قیمت :

طابع : ادارۂ طباعت، ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔ فون 6683335
موبائل: 0333-2136180

مکتبۃ الحبیب

نزد جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی-۵

e-mail: khutbat@hotmail.com

نہیں رہا ہے (وہ سنت نہیں)

دو متضاد احادیث میں سنت کونسی؟

اب دیکھئے حدیثیں ہمیں دو ملیں ادھر بخاری...... ج ۱ ص ۵۶، اور مسلم ...... ج ۱ ص ۲۰۸، میں ملی کے حضرت ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے۔ بخاری مسلم میں جوتے اتار کر نماز پڑھنے کی کوئی صریح حدیث موجود نہیں۔ ادھر ابو داؤد شریف...... ج ۱ ص ۹۶ میں ملی کہ حضور ﷺ جوتے اتار کر نماز پڑھتے تھے۔ اب امت میں عمل جوتے اتار کر نماز پڑھنے کا پھیلا یا پہن کر؟ (اتار کر...... سامعین) تو اسی کو سنت کہیں گے اب یہ حدیثیں دو ہمارے سامنے آئیں لیکن اللہ کے نبی پاکؐ کا یہ اعلان بھی ہمیں پہنچا:

علیکم بسنتی

''میری سنت کو لازم پکڑنا''۔

اب سنت ہے جوتے اتار کر نماز پڑھنا' اگر کوئی جوتے پہن کر نماز پڑھے اور دلیل صرف یہی دے کہ یہ بخاری مسلم کی جو متفق علیہ حدیث (میں آیا ہے) تو یہ اہل حدیث تو ہوسکتا ہے لیکن اہل سنت نہیں ہوسکتا یاد رکھیں۔ اس لئے ہمیں حکم اہل سنت بننے کا ہے۔ اللہ پاک کے پیغمبرؐ نے فرمایا تھا کہ سنت کی پابندی کرنا اور ایک اور بات یہ بھی سمجھ لو کہ اس نے جب جوتے پہن کر ہمیشہ نماز پڑھنی شروع کردی تو وہ حدیث پر عمل کر رہا ہے لیکن کس کو مٹا رہا ہے اللہ کے نبیؐ کی سنت کو۔

احناف کہاں رفع یدین کرتے ہیں؟

میں نے کہا تین جگہ کی رفع یدین ہے کہ جس کے چھوڑنے کی دنیا میں کہیں حدیث نہیں۔

☆...... پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا حضرتؐ سے ثابت ہے۔ اس کے چھوڑنے کی کوئی ضعیف ترین حدیث دنیا کی کسی کتاب میں نہیں۔

☆...... وتر کی رفع یدین حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے جس کے چھوڑنے کی دنیا کی کسی کتاب میں نہ کوئی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف حدیث ہے۔

☆...... عیدین کی تکبیروں میں رفع یدین کرنے کی حدیث ہے لیکن اس کے چھوڑنے کی قطعاً کوئی حدیث موجود نہیں ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ پہلی تکبیر کی رفع یدین پر بھی عمل جاری رہا۔ وتر کی رفع یدین پر بھی عمل صحابہؓ میں جاری رہا۔ عیدین کی رفع یدین میں بھی صحابہؓ میں عمل جاری رہا۔ اور ان کو چھوڑا نہیں گیا اس لئے ان پر عمل جاری رہا تو ان کو سنت کہا جاتا ہے۔

سجدوں کی رفع یدین کی حقیقت

اس کے برعکس سجدوں میں رفع یدین کرنے کی بارہ (۱۲) حدیثیں اور چھوڑنے کی دو (۲)۔ اگرچہ دو (۲) ہوں لیکن پتہ تو چل گیا نا کہ حضرتؐ نے چھوڑ دی تھی تو سب نے چھوڑ دی۔ تو جس طرح سجدوں کی رفع یدین کے چھوڑنے کی حدیث آ گئی تو پتہ چل گیا کہ (یہ) رفع یدین سنت نہیں رہی کیونکہ اس کو چھوڑ دیا گیا۔

رکوع کی رفع یدین کی حقیقت

اسی طرح رکوع کے باب میں دیکھیں۔ یہیں میں درسگاہ میں بیٹھا تھا ایک دن پانچ چھ لڑکے آ گئے' کہنے لگے جی ذرا بخاری شریف کھولیں۔ میں نے کھول دی' کہنے لگے یہ حدیثیں دو ہیں رفع یدین کی۔

میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آگے فرمائیں' اس میں کیا ہے؟

کہنے لگے: حضرتؐ نے رفع یدین کی۔

میں نے کہا: دو باتوں میں فرق سمجھتے ہو؟

کہنے لگے: کونسی؟

میں نے کہا: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے سچے نبی ہیں۔ ایک فقرہ میں نے یہ لکھ دیا۔ دوسرا فقرہ میں نے لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام آخری نبی ہیں۔

کہنے لگے: یہ (دوسرا فقرہ) تو غلط ہے۔

میں نے کہا: اسی طرح اتنا تو ہے کہ حضرتؐ نے رفع یدین کی لیکن یہ جو جھوٹ ہے کہ آخری عمر تک کی۔ یہ تو یہاں نہیں ہے۔

کہنے لگے: جی چھوڑنے کا ہے؟

میں نے کہا: چلو یہاں چھوڑنے کا بھی نہ سہی۔ یہ میں نے کہا نسائی شریف ہے صحاح ستہ میں۔ حدیث کی کتاب ہے فقہ کی؟

کہنے لگے: حدیث کی۔

میں نے کہا: دیکھو یہی دونوں حدیثیں لائے ہیں بخاری والی۔ ابن عمرؓ سے بھی اور حضرت مالک بن حویرثؓ سے بھی۔

کہنے لگے: جی ہے۔

میں نے کہا: آگے (امام نسائیؒ نے) باب باندھ دیا:

ترک ذالک۔

اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی حدیث لا کر یہ بتلا دیا ہے کہ یہ رفع یدین متروک ہوگئی ہے۔[1]

---

(۱)......حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن عبداللہ قال: الا اخبرکم بصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ قال: فقام فرفع یدیہ اول مرّۃ ثم لم یعد و فی نسخۃ ثم لم یرفع۔ (نسائی شریف......ج ا ص ۱۵۸)

ترجمہ:- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اللہ کے نبی ﷺ کے نماز پڑھنے کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پس آپ کھڑے ہوئے تو صرف پہلی مرتبہ شروع نماز میں رفع یدین کی اس کے بعد تمام نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کی۔ (محمد ظفر عفی عنہ)

امام مسلمؒ نے ثبوت کے لئے (مواظبت کے لئے نہیں) ایک مسافر صحابی حضرت وائلؓ اور تلاش کر لیے تو وہ تین حدیثیں لائے ہیں۔ ایک ابن عمرؓ سے ایک مالک ابن حویرثؓ سے ایک وائل بن حجرؓ سے۔ اگلے باب میں امام نسائی نے تینوں حدیثیں لکھ کر پھر اسکے آگے "ترک" کا باب باندھ دیا۔

اب میں نے کہا: جس طرح سجدوں کے رفع یدین کا ترک ثابت ہوگیا اسی طرح رکوع کے رفع یدین کا ترک بھی ثابت ہوگیا۔ اس پر مواظبت نہیں۔ اس کو سنت کہنا غلط ہے۔ اس لئے سنت اس کو نہیں کہا جاسکتا۔ اب وہ بڑے غور سے دیکھتے رہے چلے گئے اٹھ کر۔ خاموشی سے۔ پانچ چار دن بعد آئے۔

کہنے لگے: جی ایک کتاب ہم لائے ہیں باہر لڑکا لے کر کھڑا ہے اجازت ہو تو اندر لے آئیں؟

میں نے کہا: ضرور لے آئیں۔

تو وہ نسائی تھی، غیر مقلدوں کا حاشیہ۔ اب غیر مقلد حاشیہ لکھتے کس لئے ہیں کہ حدیث کی کتاب میں جو حنفیوں کی دلیل ہو اس کو ضعیف لکھ دیا جائے حاشیہ میں اور جو اپنی ہو اس پر دو چار اور نام چڑھا دیئے جائیں کہ فلاں نے بھی روایت کیا۔ فلاں نے بھی روایت کیا۔ وہ لے کر آگئے نشان لگایا ہوا تھا حاشیہ پر جی دیکھیں کیا لکھا ہے۔

میں نے کہا: بیٹا بات سنو اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے ہمیں فقہاء کے سپرد کیا۔ قرآن میں بھی ہے:

لیتفقھوا فی الدین۔

اللہ کے نبی پاک نے بھی ہمیں فقہاء کے سپرد کیا:

فرب حامل فقہ غیر فقیہ و رب حامل فقہ الیٰ من ھو افقہ منہ۔ (دارمی شریف......ج ا ص ۸۶: ترمذی شریف......ج ۲ ص ۹۳)

اور دین ہمیشہ فقہاء سے ملے گا آپ کو مکمل۔ آپ وضو کی مکمل سنتیں "تعلیم الاسلام" میں دیکھ سکتے ہیں۔ نماز کی مکمل شرطیں "تعلیم الاسلام" میں پڑھ سکتے ہیں۔

لیکن صحاح ستہ پوری رکھ کر مکمل شرطیں آپ نہیں نکال سکتے۔ تو جب دین ہمارا کامل ہے' اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے ہمیں فقہاء کے سپرد کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا اللہ رسولؐ کی بات نہ مانو ادھر آجاؤ محدثین کی طرف اب ہم نے یہاں بھی بتادیا کہ ہمارا مسلک قوی ہے الحمدللہ۔ اس (رفع یدین) کے چھوڑنے کی روایت موجود ہے۔ جس طرح سجدوں کے (رفع یدین) چھوڑنے کی موجود ہے (اسی طرح) رکوع کی رفع یدین کے چھوڑنے کی روایت بھی موجود ہے۔ اب تمہیں کہتے ہیں نہ فقہ مانو نہ حدیث مانو یہ جو ہم نے پندرہویں صدی میں حاشیہ لکھا ہے یہ مانو۔

میں نے کہا: تمہیں تو کسی کام کا نہ رہنے دیا نا؟ نہ فقہ کا رہنے دیا نہ حدیث کا رہنے دیا۔ تو ان میں تین چار سوچ کر کہنے لگے۔ بات تو آپ کی صحیح ہے کہ ہمیں تو سب سے ہٹا کر۔ اگر اس حاشیے والے کی بات ماننی ہے تو اس سے تو واقعی ابوحنیفہؒ اچھے تھے جو خیرالقرون کے امام ہیں۔

میں نے کہا: تمہیں تو کسی جگہ کا نہیں رہنے دیا نا انہوں نے؟

لیکن ایک کہنے لگا: یہ جو حدیث ہے یہ ضعیف ہے۔

میں نے کہا: پھر مجھے یہ سمجھا دو کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ان کی نجات کی کوئی صورت قیامت کے روز ہوجائے گی۔ کیونکہ انہوں نے معاذاللہ کتنی بڑی زیادتی کی کہ دو صحیح حدیثیں لکھ کر کے ان کے بعد ضعیف حدیث لکھ دی کہ ان پر عمل باقی نہیں رہا۔ اب اس ضعیف حدیث سے کتنے لوگ بیچارے غلطی میں پڑ گئے۔ تو امام نسائیؒ کو پتہ تھا' وہ جانتے تھے حدیث، کہ اللہ کے نبیؐ پاک کے ذمہ جھوٹ لگانا یہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا ہے۔ پھر میں نے ترمذی ...... ج ۱ ص ۳۵ رکھی اس میں بھی رفع یدین کے بعد ترک کی حدیث موجود ہے۔ ابوداؤد ...... ج ۱ ص ۱۰۹ رکھی اور کہا اس میں بھی دیکھو کہ رفع یدین کے بعد ترک کی روایت موجود ہے۔ تو میں نے صحاح ستہ سے جس کا رات دن تم نام لیتے ہو ان میں سے تین کتابیں آپ کے سامنے رکھ دیں ہیں کہ رفع یدین' رکوع اور سجدے کی تھیں پھر ترک ہوگئیں۔ تم صحاح ستہ میں سے ایک کتاب نکالو یہاں بیٹھے' یا یہاں نہیں نکال سکتے اپنے مولوی صاحب کے پاس

چلے جاؤ ان سے نکلوا لاؤ جہاں رفع یدین کے چھوڑنے کی حدیث پہلے ہو اور کرنے کی بعد میں ہو تا کہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ رفع یدین کرنا بعد میں آیا ہے اور چھوڑنا پہلے تھا۔

وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے جی ہم جاتے ہیں ان کے پاس۔ تین چار دن کے بعد پھر چھ تو نہیں آئے چار آئے میرے پاس۔

کہنے لگے: مولوی صاحب وہ دوسرے تو ضد کر رہے ہیں لیکن ہمیں بات سمجھ آگئی ہے کہ ان لوگوں کو بیچاروں کو سنت کی تعریف ہی نہیں آتی۔ کیونکہ سنت وہ چیز ہے جو حضرتؐ پاک کی عادت رہی۔ جب اس کا عادت ہونا ثابت ہی نہیں (تو سنت کیسی)۔

میں نے کہا: ہم وہی رفع یدین کرتے ہیں جس کے ترک پر دنیا میں کوئی ماں کا لال ضعیف ترین حدیث (بھی) پیش نہیں کرسکتا۔

تکبیر تحریمہ کی رفع یدین ہے' عیدین کی تکبیروں کی رفع یدین ہے اور وتر کی رفع یدین ہے۔

لیکن جو یہ رفع یدین کرتے ہیں اس کے چھوڑنے کی احادیث خود صحاح ستہ میں موجود ہے۔ تو اس لئے ایک گروہ تو وہ تھا جنہوں نے سنت کو برباد کرنے کے لئے یہ انداز اختیار کیا کہ اللہ کے نبی پاکؐ نے جو کام کئے تھے ان کو نہیں کرنا لیکن جو نہیں کئے وہ ضرور کرنے ہیں اور دوسرا فریق آیا کہ اس طرح تو لوگ سمجھیں گے کہ ان کے پلے کوئی چیز نہیں چلو حدیث کے بہانے سنتیں مٹانا شروع کردو۔

ایک عام مثال

تو اس لئے میں ایک عام مثال دیا کرتا ہوں وہ دے کر ختم کرتا ہوں۔

کہ دیکھئے آپ کے یہاں (ملک میں) ایک سو روپے کا نوٹ چلتا ہے آج کل۔ ایک سو روپے کا نوٹ پہلے چلتا تھا لیکن پھر حکومت نے بند کردیا، نیا نوٹ آگیا اور ایک نوٹ عید کے موقع پر بکتا ہے جس پر عید مبارک لکھا ہوتا ہے۔ پانچ پیسے میں سو کا نوٹ' ہزار کا نوٹ وہ عید مبارک کے جعلی نوٹ۔